سلسلہ مفت اشاعت نمبر 83

مصطفیٰ کریم علیہ السلام کے خصائص

احادیث کی روشنی میں

از قلم

علامہ سید شاہ

تراب الحق قادری

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

نام کتاب : مصطفیٰ کریم علیہ السلام کے خصائص

مصنف : علامہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب

ضخامت : ۱۲ صفحات

تعداد : ۲۰۰۰

مفت سلسلہ اشاعت : ۸۴

زیر نظر کتابچہ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری صاحب مدظلہ العالی کا تالیف کردہ ہے۔ موصوف کی ہمہ جہت شخصیت علمی حلقے میں کسی تعارف کی محتاج نہیں تحریر ہو یا تقریر انہوں نے ہر دو میدانوں میں مسلک اہلسنت و جماعت کی گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ زیر نظر کتابچہ مصطفیٰ کریم ﷺ کے خصائص پر مشتمل احادیث کا مجموعہ ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مصطفیٰ کریم ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے اور قبلہ شاہ صاحب مدظلہ العالی کی عمر میں علم میں اور عمل میں خیر و برکت نازل فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی۔ 74000 فون: 2439799

مصطفیٰ اکریم علیہ السلام کے خصائص احادیث کی روشنی میں

۱۔ رسولِ معظم، رحمتِ عالم ﷺ تخلیق کے اعتبار سے سب سے پہلے نبی ہیں۔ (ترمذی)

۲۔ سرکارِ دو عالم، نبی مکرم ﷺ بعثت کے لحاظ سے سب سے آخری نبی ہیں۔ (بخاری، مسلم)

۳۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے نور کے فیض سے حضور ﷺ کا نور پیدا فرمایا۔ (بیہقی، مواہب لدنیہ)

۴۔ نورِ مجسم، رہبرِ اعظم ﷺ کی محبت کے بغیر کوئی شخص بھی مومن نہیں ہو سکتا۔ (بخاری، مسلم)

۵۔ حضور اکرم، سید عالم ﷺ کو ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ (بخاری، مسلم)

۶۔ آقا و مولیٰ ﷺ تمام مخلوق میں سب سے زیادہ عزت و عظمت والے ہیں۔ (ترمذی)

۷۔ سیدِ عالم ﷺ اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں۔ (مشکوۃ)

۸۔ سرکارِ دو عالم ﷺ تمام مخلوق میں سب سے زیادہ دانا و عقلمند ہیں۔ (ابو نعیم، ابن عساکر)

۹۔ امامُ الانبیاء ﷺ کے معجزات تمام انبیائے کرام سے زیادہ ہیں۔ (خصائص کبریٰ)

۱۰۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض نام حضور ﷺ کو عطا فرمائے۔ (کتاب الشفاء، ابو نعیم، خصائص کبریٰ)

۱۱۔ سیدنا محمد ﷺ کا اسم گرامی اللہ تعالیٰ کے مقدس نام محمود سے مشتق ہے۔ (خصائص کبریٰ)

۱۲۔ تورات، انجیل اور دیگر آسمانی کتب میں خاتم الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کا ذکر موجود ہے۔ (ابن عساکر، دارمی)

۱۳۔ حضور ﷺ کی شریعت گذشتہ شرائع کی ناسخ ہے اور تا قیامت باقی رہے گی۔ (خصائص کبریٰ)

۱۴۔ اگر دیگر انبیاء کرام علیہم السلام آپ ﷺ کے زمانے میں ہوتے تو آپ ﷺ کی اتباع اور مدد کرتے۔ (خصائص کبریٰ)

۱۵۔ رحمت عالم ﷺ کے لیے ساری زمین پاک کرنے والی اور مسجد بنادی گئی۔ (بخاری، مسلم)

۱۶۔ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کے ہمزاد کو آپ ﷺ کا مطیع بنادیا۔ (مسلم)

۱۷۔ آقا ﷺ کائنات کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے۔ (مسلم)

۱۸۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ابراہیم علیہ السلام کی "دعا" ہیں۔ (مشکوٰۃ)

۱۹۔ حضور ﷺ عیسیٰ علیہ السلام کی "بشارت" ہیں۔ (مشکوٰۃ)

۲۰۔ نورِ مجسم ﷺ کی ولادت کے وقت ایسا نور ظاہر ہوا کہ شام کے محلات روشن ہو گئے۔ (مشکوٰۃ)

۲۱۔ سیدِ عالم ﷺ وقتِ ولادت سجدے کی حالت میں زمین پر تشریف لائے۔ (خصائص کبریٰ)

۲۲۔ حضور ﷺ مختون پیدا ہوئے، کسی نے آپ کی شرمگاہ نہ دیکھی۔ (طبرانی، خصائص کبریٰ)

۲۳۔ رحمتِ عالم ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت تمام بت اوندھے منہ گر گئے۔ (خصائص کبریٰ)

۲۴۔ آپ ﷺ جھولے میں چاند سے کھیلتے اور وہ آپ کے اشارے پر چلتا۔ (بیہقی)

۲۵۔ آپ ﷺ کا جھولا فرشتے ہلاتے اور دھوپ میں بادل آپ پر سایہ کرتے۔ (خصائص کبریٰ)

۲۶۔ آپ ﷺ کی بعثت کے وقت تمام بت اوندھے ہو گئے۔ (ابو نعیم، خصائص)

۲۷۔ آپ ﷺ کی بعثت سے شیاطین کو آسمان تک پہنچنے سے روک دیا گیا۔ (بیہقی)

۲۸۔ آپ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو ان کی اصل صورت میں دیکھا۔ (احمد)

۲۹۔ آپ ﷺ نے موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے ملاحظہ فرمایا۔ (مسلم)

۳۰۔ حضور ﷺ نے بیت المقدس میں تمام انبیائے کرام کی امامت فرمائی۔ (مسلم)

۳۱۔ حضور اکرم ﷺ نے بعض جنات کی بھی امامت فرمائی۔ (مسلم)

۳۲۔ انسانوں کی طرح جنات بھی آپ ﷺ کی بارگاہ میں قبولِ اسلام کے لیے آتے تھے۔ (ابو نعیم، خصائص کبریٰ)

۳۳۔ آپ ﷺ کا زمانۂ مبارک تمام زمانوں سے بہتر اور افضل ہے (مسلم)

۳۴۔ آپ ﷺ کے گھر مبارک اور منبر کا درمیانی حصہ جنت کا باغ ہے۔ (بخاری)

۳۵۔ شافعِ محشر ﷺ مدینہ طیبہ میں مرنے والوں کی خصوصی شفاعت فرمائیں گے۔ (ترمذی)

۳۶۔ روضۂ مطہرہ کے زائرین کے لیے شفاعت واجب ہوتی ہے۔ (بیہقی)

۳۷۔ ہر روز صبح و شام روضۂ اقدس پر ستر ہزار فرشتے طواف اور درود و سلام کے لیے حاضری دیتے ہیں۔ (دارمی، مشکوٰۃ)

۳۸۔ خواب میں آقا ﷺ کی زیارت حق ہے کیونکہ شیطان آپ کی صورت اختیار نہیں کرسکتا۔ (بخاری)

۳۹۔ حضور ﷺ کو جسم اقدس کے ساتھ معراج عطا ہوئی۔ (بخاری و مسلم)

۴۰۔ آپ ﷺ کی مثل نہ کوئی ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

۴۱۔ نورِ مجسم ﷺ کے جسم اقدس کا سایہ نہیں تھا۔ (زرقانی، خصائص کبریٰ)

۴۲۔ عرش و آسمان اور جنت کی ہر شئے پر حضور ﷺ کا اسم مبارک لکھا ہوا ہے۔ (خصائص کبریٰ)

۴۳۔ رحمتِ کائنات علیہ السلام کے والدین ماجدین کو زندہ کیا گیا اور وہ آپ ﷺ پر ایمان لائے۔ (خصائص کبریٰ)

۴۴۔ حضور ﷺ کے آباء و اجداد میں کوئی مشرک یا بدکار نہیں تھا۔ (طبرانی، خصائص کبریٰ)

۴۵۔ آپ ﷺ کا اسم گرامی سن کر درود پڑھنا ضروری ہے۔ (خصائص کبریٰ)

۴۶۔ اذان میں آپ ﷺ کا اسم گرامی سن کر درود پڑھنے اور انگوٹھے چومنے پر آپ ﷺ نے مغفرت کی بشارت دی۔ (مسند الفردوس، تفسیر روح البیان)

۴۷۔ آقا علیہ السلام پر درود پڑھنے سے دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ (ترمذی)

۴۸۔ حضور ﷺ کی احادیث کی قرأت عبادت ہے۔ (خصائص)

۴۹۔ آقا و مولیٰ ﷺ کا پسینہ مبارک مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ (ابو نعیم، زرقانی، خصائص کبریٰ)

۵۰۔ حضور ﷺ نے کبھی جمائی نہیں لی اور نہ آپ ﷺ کو کبھی احتلام ہوا۔ (مواہب لدنیہ، خصائص کبریٰ)

۵۱۔ حضور علیہ السلام کا خون مبارک، بول و براز، امت کے لیے طیب و طاہر ہیں۔ (کتاب الشفا، ابو نعیم، مواہب لدنیہ)

۵۲۔ آپ ﷺ کا بول مبارک پینے سے بیماریاں دور ہوگئیں۔ (حاکم، دار قطنی، ابو نعیم، خصائص)

۵۳۔ نورِ مجسم ﷺ کے لباسِ مبارک پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی۔ (کتاب الشفاء، مواہب لدنیہ، خصائص)

۵۴۔ آپ ﷺ جب سواری پر ہوتے تو وہ بول و براز نہیں کرتی تھی۔ (خصائص)

۵۵۔ حضور علیہ السلام کی جدائی میں کھجور کا خشک تنا رو دیا۔ (بخاری)

۵۶۔ پرندے اور حیوانات آپ ﷺ کے لیے مسخر کیے گئے۔ (مشکوٰۃ)

۵۷۔ جانوروں نے بھی آپ کی ﷺ رسالت کی گواہی دی۔ (مشکوٰۃ)

۵۸۔ درختوں نے بھی آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی دی۔ (مشکوٰۃ)

۵۹۔ آقا علیہ السلام کے لیے پتھر نرم کر دیا گیا۔ (ابو نعیم)

۶۰۔ پہاڑ اور درخت حضور ﷺ کی خدمت میں السلام علیک یا رسول اللہ کہتے۔ (ترمذی)

۶۱۔ جانور بھی آقائے دو جہاں ﷺ کی بارگاہ میں مشکل کشائی کے لیے فریاد کیا کرتے۔ (مشکوٰۃ)

۶۲۔ حدیبیہ کا خشک کنواں آپ ﷺ کے لعابِ دہن کی برکت سے جاری ہو گیا۔ (بخاری)

۶۳۔ رحمت عالم ﷺ کی برکت سے نہایت کم کھانا ایک ہزار اصحاب کے لیے کافی ہو گیا۔ (بخاری، مسلم)

۶۴۔ حبیبِ کبریا ﷺ کے لعاب دہن اقدس کی برکت سے کھارے پانی کا کنواں شیریں ہو گیا۔ (بخاری)

۶۵۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کے دستِ اقدس میں سنگریزے بھی تسبیح کہتے تھے۔ (ابو نعیم، خصائص کبریٰ)

۶۶۔ سید عالم رحمت عالم ﷺ کی برکت سے ست جانور، تیز رفتار ہو جاتے تھے۔ (بخاری)

۶۷۔ احد یا حرا پہاڑ نے حرکت کی پھر حضور اکرم ﷺ کے حکم سے ساکن ہو گیا۔ (بخاری)

۶۸۔ آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہوئے۔ (بخاری، مسلم)

۶۹۔ آپ ﷺ کی دعا سے ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا۔ (کتاب الشفاء، زرقانی)

۷۰۔ آپ ﷺ کی دعا سے سورج ایک پہر اپنی جگہ ٹھہرا رہا۔ (طبرانی، الشفا)

۷۱۔ آپ ﷺ نے انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیے۔ (بخاری)

۷۲۔ حضور علیہ السلام کو دیدارِ باری تعالیٰ عطا ہوا۔ (مسند احمد)

۷۳۔ حضور اکرم ﷺ زمین اور آسمانوں کی سب باتیں جانتے تھے۔ (مشکوٰۃ)

۷۴۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو ماکان و مایکون یعنی جو کچھ ہو چکا اور جو ہو گا، سب کی خبر دے دی۔ (مسلم)

۷۵۔ غیب بتانے والے آقا ﷺ کی فرمائی ہوئی تمام پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ (بخاری، مسلم)

۷۶۔ آپ ﷺ نے ابتدائے تخلیق سے لے کر جنتیوں کے جنت میں اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخلے تک کے سارے حالات بیان فرما دیے۔ (بخاری)

۷۷۔ تمام انبیائے کرام کی طرح حضور ﷺ بھی اپنے روضۂ انور میں زندہ ہیں۔(ابن ماجہ، بیہقی)

۷۸۔ حضور ﷺ اپنے روضۂ مطہرہ میں اذان و اقامت کے ساتھ نماز ادا فرماتے ہیں۔(دارمی، مشکوٰۃ)

۷۹۔ حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں امت کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ (مواہب لدنیہ)

۸۰۔ آپ ﷺ اپنے امتیوں کے دلوں کی کیفیتیں بھی جانتے ہیں۔(بخاری)

۸۱۔ آپ ﷺ مدینہ طیبہ سے حوضِ کوثر کو ملاحظہ فرماتے ہیں۔(بخاری)

۸۲۔ آپ ﷺ وہ کچھ سن لیتے ہیں جو دوسرے لوگ نہیں سن سکتے۔(ترمذی)

۸۳۔ آپ ﷺ تمام درود پڑھنے والوں کے درود سنتے ہیں۔(طبرانی، جلاء الافہام)

۸۴۔ آپ ﷺ اہل محبت کا درود خصوصی توجہ سے سنتے ہیں۔(دلائل الخیرات)

۸۵۔ حضور اکرم ﷺ سب کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔(مسند احمد، ابوداؤد)

۸۶۔ آپ ﷺ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو دوسرے لوگ نہیں دیکھ سکتے۔(ترمذی)

۸۷۔ آپ ﷺ پشت اطہر کی جانب سے بھی سامنے کی طرح دیکھتے ہیں۔ (بخاری)

۸۸۔ آقائے دو جہاں ﷺ رات کے اندھیرے اور دن کی روشنی میں یکساں دیکھتے ہیں۔(بیہقی)

۸۹۔ آپ ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں مگر قلب اقدس بیدار رہتا تھا۔ (بخاری)

۹۰۔ آپ ﷺ کائنات کو ہتھیلی کی طرح ملاحظہ فرما رہے ہیں۔(طبرانی، ابو نعیم)

۹۱۔ نماز میں آقا و مولیٰ ﷺ کو مخاطب کر کے سلام بھیجنا واجب ہے۔(بخاری)

۹۲۔ حضور ﷺ کو تمام خزانوں کی کنجیاں عطا فرما دی گئیں۔(بخاری، مسلم)

۹۳۔ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتیں آپ ﷺ ہی تقسیم فرماتے ہیں۔(بخاری، مسلم)

۹۴۔ حضور ﷺ جسے چاہیں جنت عطا فرمائیں۔(بخاری، مسلم)

۹۵۔ صحابہ کرام حضور ﷺ کے تبرکات کے حصول کے لیے کوشاں رہتے۔ (بخاری، مسلم)

۹۶۔ رحمت عالم ﷺ اپنے تبرکات خود بھی صحابہ کرام کو عطا فرمایا کرتے۔ (بخاری، مسلم)

۹۷۔ صحابہ کرام مشکل وقت میں اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کا وسیلہ اختیار کیا کرتے تھے۔(ترمذی، مشکوٰۃ)

۹۸۔ تبرکات نبوی سے صحابہ کرام علیہم الرضوان شفا اور برکت حاصل کیا کرتے تھے۔(بخاری، مسلم)

۹۹۔ صحابہ کرام آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاجتیں پیش کرتے اور آپ ﷺ ان کی حاجت روائی فرماتے۔(بخاری، مسلم)

۱۰۰۔ صحابہ کرام آپ ﷺ کے موئے مبارک زمین پر نہ گرنے دیتے بلکہ حصولِ برکت کے لیے محفوظ کر لیتے۔(بخاری، مسلم)

۱۰۱۔ صحابۂ کرام، آقا علیہ السلام کا لعاب دہن اور وضو کا مستعمل پانی اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتے تھے۔(بخاری، مسلم)

۱۰۲۔ بارگاہِ رسالت میں فریاد کرنے سے اور آپ ﷺ کا وسیلہ اختیار کرنے سے مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، نسائی)

۱۰۳۔ آپ ﷺ نے گونگے کو قوت گویائی عطا فرمائی۔ (الشفا، ابو نعیم)

۱۰۴۔ آپ ﷺ نے نابینا کو آنکھیں عطا فرمادیں۔ (کتاب الشفا، ابو نعیم)

۱۰۵۔ حضور اکرم ﷺ نے مردے زندہ فرمادیے۔ (کتاب الشفاء، ابو نعیم)

۱۰۶۔ آپ ﷺ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حافظہ عطا فرمایا۔ (بخاری)

۱۰۷۔ آقا و مولیٰ ﷺ نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوٹی ہوئی پنڈلی جوڑ دی۔ (بخاری)

۱۰۸۔ حضور ﷺ نے عبداللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوٹی ہوئی پنڈلی بھی جوڑ دی۔ (بخاری)

۱۰۹۔ رحمت عالم ﷺ نے اپنے صحابی کا کٹا ہوا بازو جوڑ دیا۔ (کتاب الشفاء، ابو نعیم)

۱۱۰۔ حضور ﷺ نے قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نکلی ہوئی آنکھ دوبارہ روشن فرمادی۔ (کتاب الشفا، ابو نعیم)

۱۱۱۔ رحمت عالم ﷺ نے لا علاج مریضوں کو شفا عطا فرمائی۔ (طبرانی، ابو نعیم، خصائص کبریٰ)

۱۱۲۔ آپ ﷺ کے موئے مبارک کی برکت سے خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر جنگ میں فتح پاتے تھے۔ (حاکم، بیہقی)

۱۱۳۔ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں بارہا جانوروں نے سجدہ کیا۔ (طبرانی، کتاب الشفا، ابو نعیم)

۱۱۴۔ رحمت عالم ﷺ کی برکت سے دودھ نہ دینے والی بکریاں بھی دودھ دینے لگیں۔ (مشکوٰۃ)

۱۱۵۔ بدر کے دن فرشتوں نے مسلمانوں کی مدد کی۔ (بخاری)

۱۱۶۔ حضور علیہ السلام نے جنگ سے پہلے ہی کافروں کے قتل ہونے کی جگہوں کی نشاندہی فرمادی۔ (مسلم)

۱۱۷۔ آپ ﷺ کی بارگاہ کے گستاخ و مرتد کو بارہا دفن کیا گیا مگر زمین نے قبول نہ کیا۔ (بخاری، مسلم)

۱۱۸۔ آپ ﷺ کی دعا پر درو دیوار نے آمین کہا۔ (خصائص کبریٰ)

۱۱۹۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہر بات پوری ہوتی ہے۔ (بخاری)

۱۲۰۔ حضور اکرم ﷺ جنتی اور جہنمی کو پہچانتے ہیں۔ (بخاری)

۱۲۱۔ حضور اکرم ﷺ کے اسم مبارک پر اپنا نام رکھنا دنیا و آخرت میں رحمت و حفاظت ہے۔ (مدارج النبوۃ)

۱۲۲۔ حضور علیہ السلام کی کنیت رکھنا ٹھیک نہیں ہے۔ (خصائص کبریٰ)

۱۲۳۔ صحابہ کرام کے ایک وفد نے حضور ﷺ کے مقدس ہاتھوں اور پاؤں مبارک کو بوسہ دیا۔ (ابو داؤد)

۱۲۴۔ آپ ﷺ کی زبان اقدس سے ہر حالت میں ہمیشہ حق نکلتا ہے۔ (ابو داؤد)

۱۲۵۔ مختار کل، حبیب کبریا ﷺ شریعت کے مالک و مختار ہیں۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۱۲۶۔ آپ ﷺ جسے چاہیں شریعت کے قانون سے مستثنیٰ فرمادیں۔ (بخاری، احمد)

۱۲۷۔ آقا ﷺ کا حرام فرمایا ہوا اللہ تعالیٰ ہی کے حرام فرمائے ہوئے کی مثل ہے۔ (ابو داؤد، ابن ماجہ)

۱۲۸۔ آقا علیہ السلام جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث ہوئے۔ (بخاری، مسلم)

۱۲۹۔ رعب کے ساتھ حضور علیہ السلام کی مدد کی گئی۔ (بخاری، مسلم)

۱۳۰۔ سید الانبیاء، حضور اکرم ﷺ کے لیے اموال غنیمت حلال کیے گئے۔ (بخاری، مسلم)

۱۳۱۔ حضور اکرم ﷺ کے لیے دو قبلوں، دو ہجرتوں اور شریعت وطریقت کو جمع فرمایا گیا۔ (خصائص کبریٰ)

۱۳۲۔ آقا علیہ السلام کو پانچ نمازوں، اذان، اقامت، جماعت اور جمعہ سے سرفراز فرمایا گیا۔ (خصائص کبریٰ)

۱۳۳۔ ماہِ رمضان، سحری، تعجیل افطار، ساعت قبولیت، شبِ قدر، عیدُ الاضحیٰ اور عرفہ کا روزہ آپ کے خصائص ہیں۔ (خصائص کبریٰ)

۱۳۴۔ آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کے اہل بیت پر صدقہ اور زکوٰۃ حرام ہیں۔ (خصائص)

۱۳۵۔ حضور علیہ السلام پر زکوٰۃ فرض نہ تھی۔ (خصائص کبریٰ)

۱۳۶۔ آپ ﷺ کے لیے حالت احرام میں خوشبو جائز تھی۔ (خصائص کبریٰ)

۱۳۷۔ حضور ﷺ کو حالت احرام میں نکاح جائز تھا۔ (خصائص کبریٰ)

۱۳۸۔ مکہ میں بغیر احرام داخل ہونا صرف آپ ﷺ کو جائز تھا۔ (خصائص)

۱۳۹۔ مکہ میں جنگ وقتال کرنا بھی صرف آپ ﷺ کو جائز تھا۔ (خصائص)

۱۴۰۔ آپ ﷺ کا نکاح ولی اور گواہ کے بغیر بھی جائز ہے۔ (خصائص)

۱۴۱۔ حضور ﷺ کے لیے زرہ پہن کر بغیر جنگ کیے اتارنا جائز نہیں تھا۔ (خصائص کبریٰ)

۱۴۲۔ آپ ﷺ کو دنیا ہی میں مغفرت کی خوشخبری دی گئی۔ (بخاری، مسلم)

۱۴۳۔ ملک الموت آپ ﷺ کے پاس آپ ﷺ کی اجازت سے حاضر ہوا۔ (خصائص)

۱۴۴۔ آپ ﷺ کو دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کی طرح زندگی اور وفات کا اختیار دیا گیا۔ (بخاری، مسلم)

۱۴۵۔ آپ ﷺ کے وصال کے وقت خیبر والے زہر کا اثر لوٹایا گیا تاکہ آپ ﷺ کو شہادت کا مرتبہ بھی حاصل ہو۔ (بخاری)

۱۴۶۔ حضور اکرم ﷺ کی نماز جنازہ بغیر امامت کے ادا کی گئی۔ (مدارج النبوۃ)

۱۴۷۔ آقا و مولیٰ ﷺ کو وصالِ ظاہری کے تین دن بعد دفن کیا گیا۔ (مدارج النبوۃ)

۱۴۸۔ سرکار دوعالم ﷺ کی لحد شریف میں مخملی چادر بچھائی گئی۔ (مدارج النبوۃ)

۱۴۹۔ حضور ﷺ کی اجازت سے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ (تفسیر کبیر)

۱۵۰۔ صحابہ کرام نے اپنی حاجت روائی کے لیے آقا علیہ السلام کے روضہ اقدس کو وسیلہ بنایا ہے۔ (سنن دارمی)

۱۵۱۔ جنگ یمامہ کے موقع پر صحابہ کرام کا نعرہ یا محمداہ (یارسول اللہ ﷺ مدد

کیجیے) تھا۔ (البدایہ والنہایہ)

۱۵۲۔ حضرت آدم علیہ السلام نے قبول توبہ کے لیے سید عالم ﷺ کا وسیلہ پیش کیا۔ (مستدرک للحاکم)

۱۵۳۔ رحمت عالم ﷺ وجۂ تخلیق آدم و کائنات ہیں۔ (حاکم، بیہقی، خصائص کبریٰ)

۱۵۴۔ حضور ﷺ ہر مرنے والے کی قبر میں جلوہ گر ہوتے ہیں پھر آپ کے بارے میں سوال ہوتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۱۵۵۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی مقبول دعا کو شفاعت کی صورت میں محفوظ کرلیا ہے۔ (بخاری)

۱۵۶۔ آقا و مولیٰ ﷺ قیامت کے دن بھی تمام اولاد آدم کے سردار ہوں گے۔ (مسلم، ترمذی)

۱۵۷۔ آپ ﷺ سب سے پہلے قبر انور سے باہر تشریف لائیں گے۔ (ترمذی)

۱۵۸۔ قیامت کے دن آپ ﷺ کا منبر حوض کوثر پر ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

۱۵۹۔ آقا ﷺ سے سچی محبت کرنے والا قیامت میں آپ ﷺ ہی کے ساتھ ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

۱۶۰۔ قیامت کے دن سب سے پہلے شافع محشر ﷺ شفاعت فرمائیں گے۔ (بخاری، مسلم)

۱۶۱۔ سب سے پہلے آپ ﷺ ہی کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ (بخاری، مسلم)

۱۶۲۔ حضور علیہ السلام سب سے پہلے پل صراط کو عبور کریں گے۔ (بخاری)

۱۶۳۔ آپ ﷺ سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھلوائیں گے۔ (مسلم، ترمذی)

۱۶۴۔ جنت میں سب سے پہلے حضور اکرم ﷺ ہی داخل ہوں گے۔ (ترمذی)

۱۶۵۔ قیامت کے دن نبی کریم ﷺ کو لواء الحمد (حمد کا جھنڈا) عطا ہوگا۔ (ترمذی)

۱۶۶۔ قیامت میں سوائے آقا علیہ السلام کے نسب کے ہر نسب ختم ہو جائے گا۔ (خصائص کبریٰ)

۱۶۷۔ سرکار دو عالم ﷺ کی بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔ (ترمذی)

۱۶۸۔ حضور اکرم ﷺ کے بعد سیدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنت میں داخل ہوں گی۔ (خصائص کبریٰ)

۱۶۹۔ آپ ﷺ کے پیارے نواسے سیدنا حسن و سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما انبیائے کرام کے سوا جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی)

۱۷۰۔ آپ ﷺ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہوتے ہوئے سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو دوسرا نکاح جائز نہ تھا۔ (مدارج النبوۃ)

۱۷۱۔ حضور ﷺ کے تمام صحابہ کرام متقی ہیں ان کو برا کہنے والا مستحق لعنت ہے۔ (ترمذی)

۱۷۲۔ آپ ﷺ کے اہل بیت عظام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی محبت امت پر واجب ہے۔ (خصائص کبریٰ)

۱۷۳۔ مالک کل، خاتم الرسل ﷺ کی امت کے اولیاء اعلیٰ کمالات اور کرامات والے ہیں۔ (بخاری، مشکوٰۃ)

۱۷۴۔ آقا ﷺ کے غلاموں نے گھوڑوں پر سوار ہو کر دریائے دجلہ کو عبور کیا۔ (ابو نعیم)

۱۷۵۔ آپ ﷺ کی امت سابقہ امم سے عمل میں کم اور اجر میں زیادہ ہے۔ (خصائص)

۱۷۶۔ آپ ﷺ کی امت کے اعضائے وضو قیامت میں چمکتے ہوں گے۔ (خصائص)

۱۷۷۔ آپ ﷺ کی امت تمام انبیائے کرام کی امتوں سے زیادہ ہے۔ (مسلم)

۱۷۸۔ آپ ﷺ کے ستر ہزار امتی بلا حساب جنت میں داخل کیے جائیں گے۔ (بخاری)

۱۷۹۔ آپ ﷺ کے تمام غلام جنت میں داخل کیے جائیں گے۔ (بخاری)

۱۸۰۔ آپ ﷺ کی امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا۔ (مسلم)